31859
۲/۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین مسئلہ ہذا کے بارے میں

رائیونڈ تبلیغی اجتماع جس میدان پنڈال میں ہوتا ہے، وہاں اتصال صفوف کے حکم کے بارے میں دریافت کرنا ہے۔

پنڈال کا نقشہ کچھ اس طرح ہوتا ہے:

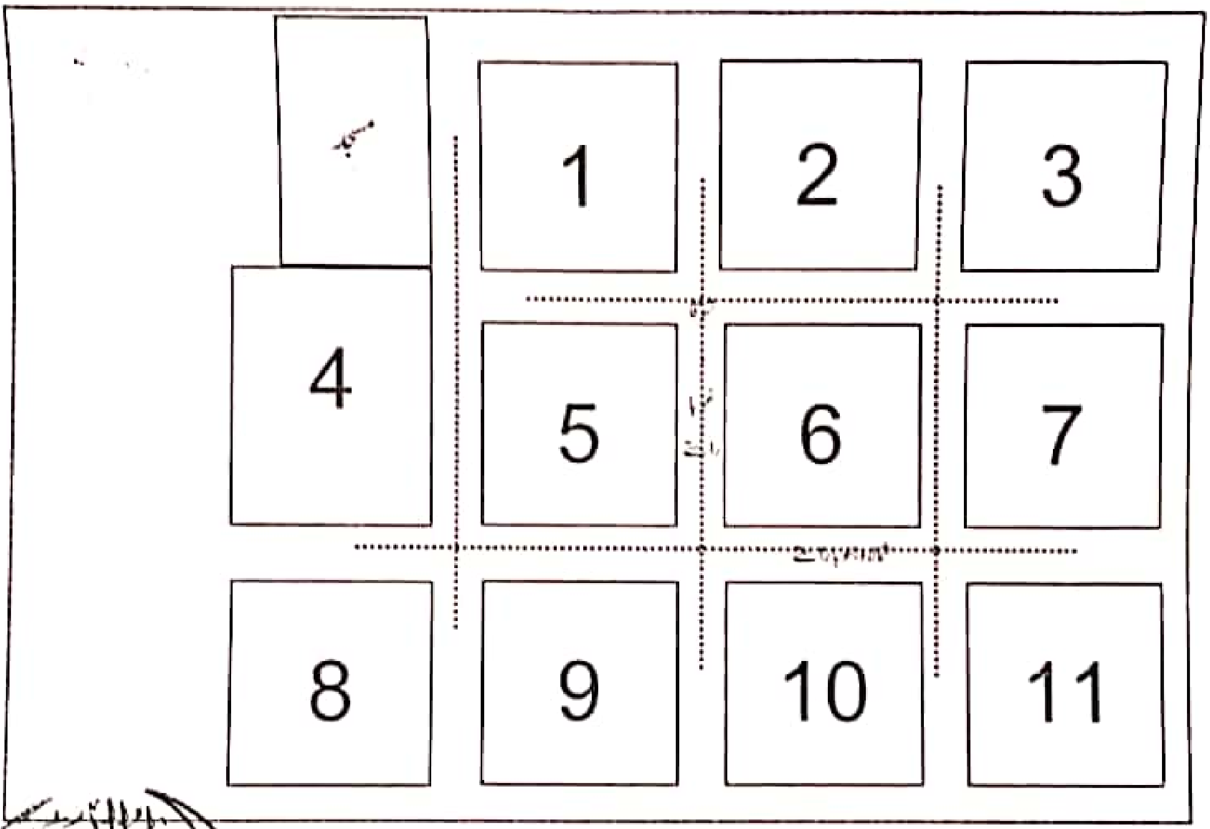

ایک بڑا رقبہ پنڈال کے لیے مختص ہے، جس میں ایک بڑی مسجد ہے۔

پنڈال میں مختلف شہروں کے نام سے حلقے بنائے جاتے ہیں، مثلاً: حلقہ نمبر: 1 لاہور، حلقہ نمبر: 2، گوجرانوالہ، وغیرہ ان حلقوں کے درمیان میں آمد و رفت کے لیے راستہ چھوڑا جاتا ہے، شرقاً غرباً بھی اور شمالاً جنوباً بھی، جیسا کہ نقشے میں نظر آ رہا ہے، ان راستوں کی چوڑائی تقریباً بیس فٹ ہوتی ہے، حلقوں میں اوپر چادر یا ٹینٹ لگا کر رہنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

نماز کی جماعت مسجد میں ہوتی ہے۔

مجمع تک تکبیرات انتقالیہ کے لیے مکبرین کا مضبوط و مربوط نظام بنایا جاتا ہے، امام کے قریب ترین جو پہلا مکبر ہوتا ہے اس کے سامنے اسپیکر بھی کھلا ہوا رکھا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے مکبر کی آواز پورے پنڈال میں پہنچتی ہے، لیکن اسی پر انحصار نہیں ہوتا بلکہ پورے مجمع میں متعین مکبرین بھی ساتھ ساتھ تکبیرات کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے امام کی حالت پورے مجمع پر پوری طرح واضح رہتی ہے۔

مسجد کی مشرقی جانب حلقہ نمبر 4 بالکل متصل ہوتا ہے اور شمالی جانب گذرنے کے لیے راستہ چھوڑا جاتا ہے، یہ راستہ عمومی شاہراہ کے طور پر نہیں ہوتا،

Scanned by CamScanner

بلکہ اجتماع میں شریک افراد کی آمد ورفت کے لیے ہوتا ہے، اور مستقل ہمیشہ کے لیے بھی موجود نہیں رہتا، بلکہ پنڈال کی تیاری کے وقت جہاں ضرورت ہو وہاں رکھا جاتا ہے۔

نماز کے وقت میں ہر دو حلقوں کے درمیان کم از کم ایک صف شمالاً وجنوباً بنا کر ایک حلقے کا دوسرے حلقے سے اتصال کر دیا جاتا ہے، ایک صف کا اہتمام تو بالخصوص کیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں بالفعل دسیوں صفیں بن جاتی ہیں۔

اسی طرح ہر حلقے میں ہر صف میں چار پانچ افراد متعین طور پر کھڑے کیے جاتے ہیں۔

شمالاً وجنوباً (شرقاً غرباً) جو راستے چھوڑے جاتے ہیں ان میں بھی ہر صف میں تین تین یا چار چار افراد کھڑے کر کے ایک حلقے کا دوسرے حلقے کے ساتھ اتصال کر دیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہر حلقہ کو بذریعہ اتصال چاروں جانبوں سے اتصال کے ذریعے جوڑ دیا جاتا ہے اور ہر حلقے میں مغرب کی طرف سے مشرقی کونے تک ہر صف میں تین چار افراد کھڑے کرنے کا بھی اہتمام ہوتا ہے، اور اسی طرح یہ پورا پنڈال ایک میدان بن کر مسجد شرعی کے ساتھ بھی متصل ہو جاتا ہے۔

اس پوری تفصیل کے بعد

عندالزید: یہ پورا میدان مسجد شرعی کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے فناء مسجد کے حکم میں داخل ہو جائے گا، اور اگر کہیں کسی جگہ اتصال صفوف میں کوئی کمی رہ بھی گئی تو فناء مسجد کی وجہ سے نماز با جماعت درست ہو جائے گی۔ نیز! یہ پورا پنڈال مسقف ومتعین الحدود ہونے کی وجہ سے بقعۃ واحدۃ ہے، جو کہ عیدگاہ کے قائم مقام ہے، لہٰذا اس بناء پر بھی اتصال صفوف کی کمی کے باوجود نماز درست ہو جائے گی۔

آپ حضرات راہنمائی فرمائیں کہ

1: زید اپنے قول میں مصیب ہے یا مخطی؟

2: اس میدان میں اتصال صفوف کا کیا حکم ہے؟

3: یہ پنڈال فناء مسجد کہلائے گا یا نہیں؟ فقط

نوٹ: ہر حلقہ الگ الگ مسقف ہوتا ہے، البتہ حلقوں کے درمیان جو راستے ہوتے ہیں، وہ مسقف نہیں ہوتے۔

المستفتی: محمد راشد ڈسکوی عفا اللہ عنہ

جامع مسجد اشتیاق، ڈسکہ، سیالکوٹ

0300-7798967

دار الافتاء

جواب منسلک ہے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۳،۲،۱)۔۔۔ واضح رہے کہ مسجد کے ارد گرد وہ زمین جو مصالح مسجد کے لیے وقف ہو، لیکن مسجد کے بانی یا متولی نے اسے مسجد میں شامل نہ کیا ہو، اور اس کے اور مسجد کے درمیان کوئی عام راستہ بھی حائل نہ ہو تو ایسی زمین فناءِ مسجد کہلاتی ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر رائیونڈ اجتماع گاہ کا پنڈال مذکورہ مسجد کے مصالح کے لیے وقف ہے تو اس صورت میں یہ پنڈال فناءِ مسجد میں شامل ہوگا اور اس میں اگر کسی جگہ سے صفیں متصل نہ رہیں تو نماز درست ہو جائے گی۔

لیکن اگر یہ پنڈال مصالحِ مسجد کے لیے وقف نہیں، بلکہ کسی اور مقصد مثلاً بیان وغیرہ کے لیے اور عام دنوں میں کھیتی باڑی کے لیے ہو، جیسا کہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ فناءِ مسجد سے خارج الگ جگہ شمار ہوگی اور اس میں اقتداء کے صحیح ہونے کے لیے صفوں کا متصل ہونا ضروری ہوگا۔ لہٰذا سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر ہر دو حلقوں کے درمیان شرقاً غرباً راستوں میں کم از کم ایک صف بنا کر ایک حلقے کا دوسرے حلقے کے ساتھ اتصال کر دیا جاتا ہے یا فاصلہ اس قدر کم ہو جاتا ہے کہ بیل گاڑی نہ گذر سکے، اسی طرح شمالاً جنوباً راستوں میں کم از کم تین تین یا چار چار افراد کی صفیں بنا کر درمیانی فاصلہ ختم یا اتنا کم کر دیا جاتا ہے کہ بیل گاڑی نہ گزر سکے تو اتصالِ صفوف کی بناء پر اقتداء درست ہوگی۔ (التبویب ۳۳۵/ ۶۶ ـــ ۱۷۱۵/ ۸۷ بتصرف)

باقی جہاں تک پنڈال کے مسقف اور متعین الحدود ہونے کی وجہ سے اس کے مکان واحد ہونے اور اتصالِ صفوف ضروری نہ ہونے کی بات ہے تو اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اوّل تو سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق مذکورہ پنڈال چونکہ پورا مسقف نہیں کیا جاتا، بلکہ درمیان میں راستے مسقف نہیں ہوتے، کھلے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس طرح مسقف ہونے کی وجہ سے پورا پنڈال ایک مکان شمار نہیں کیا جا سکتا، دوسری یہ کہ پورا پنڈال اگر مکان واحد شمار کیا جائے کہ سارا پنڈال ایک ہی میدان ہے، جس میں عارضی طور پر مختلف حلقے اور راستے بنائے گئے ہیں تو اس صورت میں بھی اتصالِ صفوف ضروری ہے، جیسا کہ "فتاویٰ تتارخانیہ" میں لکھا ہے کہ ایسی بڑی جگہ جس کی حدود متعین ہوں، صرف عید کی نماز کے وقت مسجد کے حکم میں شمار ہوتی ہے اور عید کے علاوہ عام دنوں میں اگر وہاں جماعت سے نماز پڑھی جا رہی ہو تو اس کا حکم مسجد جیسا نہیں ہوگا، بلکہ اس میں نماز کے صحیح ہونے کے لیے صفوں کا متصل ہونا ضروری ہے، عبارت درج ذیل ہے:

وأما المحوط الكبير قال المشائخ: في يوم العيد يأخذ المحوط حكم المسجد حتى أنه لو تباعد الصفوف أو بقي غالباً مقدار مائة ذراع يجوز، وفي غيره من الأيام فله حكم المفازة حتى لو صلوا بعض الصلوات بجماعة فيما لم تكن الصفوف متصلة لاتجوز صلوتهم - (فتاوىٰ تتارخانية ۲/۲۶۴)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

نیز مکان واحد ہونے کی حیثیت سے اس کی مشابہت زیادہ سے زیادہ دارِ کبیر سے ہے اور دارِ کبیر کے بارے میں علامہ شامی رحمہ اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ دارِ کبیر صحرا کے حکم میں ہے، اس میں اتصالِ صفوف ضروری ہے۔ وحاصله أن الدار الكبيرة كالصحراء والصغيرة كالمسجد، وأن المختار في تقدير الكبيرة أربعون ذراعا.(رد المحتار ۱/ ۵۸۵)

الغرض پنڈال کے اس میدان کے متعلق محض مسجد کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فناءِ مسجد ہے اور اس میں اتصالِ صفوف ضروری نہیں، بلکہ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق پنڈال کی صفوں کا مسجد کی صفوں سے متصل ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا زید کا یہ کہنا کہ پورا پنڈال مسقف اور متعین الحدود ہونے کی وجہ سے بقعہ واحدہ ہے اور عیدگاہ کی طرح اس میں اتصالِ صفوف نہ ہونے کے باوجود نماز ہو جائے گی، درست نہیں۔

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (۱/ ۱۴۵)

(ومنها) - اتحاد مكان الإمام والمأموم، ولأن الاقتداء يقتضي التبعية في الصلاة، والمكان من لوازم الصلاة فيقتضي التبعية في المكان ضرورة، وعند اختلاف المكان تنعدم التبعية في المكان فتنعدم التبعية في الصلاة لانعدام لازمها؛ ولأن اختلاف المكان يوجب خفاء حال الإمام على المقتدي فتتعذر عليه المتابعة التي هي معنى الاقتداء، حتى أنه لو كان بينهما طريق عام يمر فيه الناس أو نهر عظيم لا يصح الاقتداء؛ لأن ذلك يوجب اختلاف المكانين عرفا مع اختلافهما حقيقة فيمنع صحة الاقتداء، وأصله ما روي عن عمر -رضي الله عنه - موقوفا عليه ومرفوعا إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنه قال:: «من كان بينه وبين الإمام نهر أو طريق أو صف من النساء فلا صلاة له» ، ومقدار الطريق العام ذكر في الفتاوى أنه سئل أبو نصر محمد بن محمد بن سلام عن مقدار الطريق الذي يمنع صحة الاقتداء فقال: مقدار ما تمر فيه العجلة وتمر فيه الأوقار، وسئل أبو القاسم الصفار عنه فقال: مقدار ما يمر فيه الجمل.

الفتاوى الهندية (۱/ ۸۷)

(منها) طريق عام يمر فيه العجلة والأوقار هكذا في شرح الطحاوي إذا كان بين الإمام وبين المقتدي طريق إن كان ضيقا لا يمر فيه العجلة والأوقار لا يمنع وإن كان واسعا يمر فيه العجلة والأوقار يمنع. كذا في فتاوى قاضي خان والخلاصة هذا إذا لم تكن الصفوف متصلة على الطريق أما إذا اتصلت الصفوف لا يمنع الاقتداء ولو كان على الطريق واحد لا يثبت به الاتصال بالثلاث يثبت بالاتفاق وفي المثنى خلاف على قول أبي يوسف رحمه الله تعالى يثبت وعلى قول محمد رحمه الله تعالى لا.

ولو قام الإمام في الطريق واصطف الناس خلفه في الطريق على طول الطريق إن لم يكن بين الإمام وبين من خلفه في الطريق مقدار ما يمر فيه العجلة جازت صلاتهم وكذا فيما بين الصف الأول والثاني إلى آخر الصفوف. كذا في فتاوى قاضي خان.ـــ وللثلاثة حكم الصف بالإجماع وليس للواحد حكم الصف بالإجماع وفي المثنى اختلاف على ما مر في الطريق

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية (١/ ٨٨)

ويجوز اقتداء جار المسجد بإمام المسجد وهو في بيته إذا لم يكن بينه وبين المسجد طريق عام وإن كان طريق عام ولكن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن في بيته بإمام المسجد. كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة.

غمز عيون البصائر (٢/ ٣٧)

قوله: فناء المسجد كالمسجد إلخ. فناء كل شيء ما أعد لمصالحه. قال في المنتقى: فناء المسجد له حكم المسجد، يجوز الاقتداء فيه وإن لم تكن الصفوف متصلة، ولا تصح في دار الضيافة إلا إذا اتصلت الصفوف (انتهى)

الفتاوى الهندية (٥/ ٣٢٠)

وسئل الحجندي عن قيم المسجد يبيع فناء المسجد ليتجر القوم هل له هذه الإباحة؟ . فقال: إذا كان فيه مصلحة للمسجد فلا بأس به إن شاء الله تعالى —— وسئل عن فناء المسجد أهو الموضع الذي بين يدي جداره أم هو سدة بابه فحسب؟ . فقال: فناء المسجد ما يظله ظلة المسجد إذا لم يكن ممرا لعامة المسلمين

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٥٧)

(قوله كفناء مسجد) هو المكان المتصل به ليس بينه وبينه طريق،

-- واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۷/صفر/۱۴۴۲ھ
۱۵/اکتوبر/۲۰۲۰ء

عصمت اللہ
عصمت اللہ نظامانی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۷/صفر/۱۴۴۲ھ
15/اکتوبر/۲۰۲۰ء

مفتی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۲۷/۲/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
[signature]
۲۹/۲/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
[signature]
۲۹/۲/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
[signature]
۲۹/۲/۱۴۴۲ھ

دارالافتاء

Scanned by CamScanner